خطاب: مولانا محمد اجمل قادری
ضبط وترتیب: ابو رغدہ اسامہ سمیع

جامعہ دارالعلوم حقانیہ
ایک مشن، ایک تحریک اور ایک نظریہ

بروز جمعہ بتاریخ ۴۔اگست ۲۰۱۷ کو جانشین حضرت مولانا عبیداللہ انورؒ پوتا حضرت لاہوریؒ حضرت مولانا محمد اجمل قادری صاحب سرپرست جمعیت علماء اسلام پاکستان، جامعہ دارالعلوم حقانیہ تشریف لائے۔نماز جمعہ بھی پڑھایا اور طلبہ کی ایک نشست سے خطاب فرما کر اپنے علمی واصلاحی نکات سے مستفید فرمایا۔ذیل میں افادہ عام کی خاطر حضرت کی وہ تقریر پیش خدمت ہے۔ (ادارہ)

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم امابعد

میرے محترم اساتذہ کرام اورعزیز بھائیو! آج میرے لئے یہ دن ایک تاریخی دن ہے اورمیری خوش قسمتی ہے کہ آج میں ان بزرگ ہستیوں، شیوخ عظام، طلباء کرام اورخصوصاً شیخ الحدیث بانی دارالعلوم حقانیہ مولانا عبدالحق رحمہ اللہ کے جانشین حضرت اقدس مولانا سمیع الحق صاحب کی زیارت سے مشرف ہوا،

حضرت لاہوری رحمہ اللہ کا اکوڑہ خٹک سے رشتہ

امام الاولیاء حضرت امام لاہوری رحمہ اللہ اوراکوڑہ خٹک کا آپس میں رشتہ بہت گہرا ہے،حضرت لاہوری رحمہ اللہ کا تعلق اکوڑہ خٹک سے اوراکوڑہ خٹک کا تعلق شیرانوالہ سے ہے، بہت پہلے حضرت شیخ الحدیث بانی دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک مولانا عبدالحق رحمہ اللہ کی قیادت میں دارالعلوم دیوبند گئے،حضرت پیرانہ سالی کی وجہ سے بہت مشکل سے چل پاتے،لیکن دارالعلوم دیوبند کی ایک ایک اینٹ کا تقدس اوراحترام حضرت شیخ الحدیث عبدالحق رحمہ اللہ کے انداز سے جھلکتی تھی،دیوبند شریف وہ درسگاہ ہے جہاں حضرت بانی دارالعلوم حقانیہ شیخ الحدیث مولانا عبدالحق رحمہ اللہ بہت عرصہ تدریس کے فرائض سرانجام دیتے رہے، اسی دارالعلوم دیوبند میں حضرت لاہوری رحمہ اللہ کے جانشین اورصاحبزادے ہفت روزہ ''خدام الدین'' کے مدیر، امیر جمعیت علماء اسلام حضرت اقدس مولانا عبیداللہ انور صاحب رحمہ اللہ کو حضرت شیخ الحدیث مولانا عبدالحق

رحمہ اللہ سے شرف تلمذ نصیب ہوئی تھی ، تقسیمِ ہند کے بعد جب پاکستان بن گیا اور جب کبھی حضرت اقدس مولانا عبدالحق رحمہ اللہ لاہور سے گزر بھی جاتے تو حضرت مولانا عبیداللہ انور صاحب رحمہ اللہ ہر راستے کو اس کے احترام سے مزین کرتے، جہاں سے اس کے شیخ گزرتے تھے اور حضرت کی کوششوں سے حضرت شیخ الحدیث کی مرضی کا ہر وہ کھانا، ہر وہ نعمت دسترخوان پر چنتے جو لاہور میں میسر ہوتا تھا۔ ہمارے حضرت لاہوری ؒ کا اسی طرح والد گرامی کا مولانا شیخ عبدالحق رحمہ اللہ سے بے پناہ محبت وعقیدت تھی۔

حضرت لاہوری رحمہ اللہ کا پاکستان میں دیوبند ثانی دارالعلوم حقانیہ کے قیام میں دلچسپی

صاحبو! آج حقانیہ کا وہ ابتدائی زمانہ جب شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق رحمہ اللہ اس مدرسہ کی بنیادی انتظام اور بنیادی افتتاح فرمارہے تھے، تو اس مشورے میں جو ہستی سب سے زیادہ متوجہ تھی ، حضرت شیخ التفسیر امام الاولیاء مولانا احمد علی لاہوری رحمہ اللہ کی ذات تھی، جن کا یہ عقیدہ تھا کہ دارالعلوم دیوبند کی برکات اب اہل پاکستان پر منطبق ہوگی ،اب پاکستان کیلئے نئے دیوبند کی ضرورت ہے، اور حضرت لاہوری رحمہ اللہ نے اس کیلئے دعا فرماتے اور بحمداللہ نوشہرہ کے غیور لوگ جمع ہوئے اور نوشہرہ سے حضرت تشریف لائے اور بحمداللہ دارالعلوم حقانیہ کی ایسی شاندار بنیاد رکھی گئی کہ آج پوری دنیا اسلام سے زیادہ حقانی نیٹ ورک کے خلاف ہے، بہر حال میری معروضات کا لب لباب اور مقصد یہ ہے کہ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ ایک مدرسہ نہیں ایک نکتہ نظریہ کی بنیاد ہے اور یہاں سے جو نظریہ پھیلایا جارہاہے، اس نظریہ کو دروازۂ لاہور کی پوری پوری نسبت حاصل تھی ۔ میں عرض کرنا چاہتا ہو کہ آج حضرت اقدس مولانا سمیع الحق کی زیارت کوئی چھوٹا انعام نہیں، حضرت اقدس مولانا سمیع الحق کی زیارت ایمان کی تکمیل پر گزر رہا ہے، تقدس ، تقویٰ، طہارت اپنی جگہ جس کی امین ہمارے حضرت دیر باباجی (مولانا عبدالحلیم دیروی، مدرس حقانیہ) ہیں، لیکن وہ نظریاتی استحکام ونظریاتی محبت اور نظریات کے اندر پورے رسوخ اور امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ کی پوری جانشینی اس دور میں اگر کسی کو نصیب ہے، وہ حضرت مولانا سمیع الحق صاحب ہیں۔

دارالعلوم حقانیہ ایک نظریہ کا نام

میرے محترم دوستو! ایک زمانے میں امریکہ کے صدر نے جس زمانہ میں ابھی طالبان کا وجود بھی نہ تھا، اس وقت افغانستان کے مجاہدین کی سات جماعتیں تھیں، وہ سات کی سات جماعتیں امریکہ گئیں، اس وقت میں بھی ایک سفر میں امریکہ میں موجود تھا، وہاں امریکی صدر کے اور وائٹ ہاؤس کے لوگ اگر کسی پاکستان کی نظریاتی جگہ کو جانتی تھے تو وہ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک تھی، اس کے نام سے وہ کانپتے تھے اور اگر اس کی کسی شخصیت سے متعارف تھے تو وہ حضرت اقدس قائد جمعیت مولانا سمیع الحق صاحب تھے، وہاں نیک

معروضات یہ ہے کہ حقانیہ میں پڑھنا صرف علم دین کا پڑھنا نہیں بلکہ ایک نظریہ ہے، جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو نصیب فرمائی ہے اور نظریہ اصل چیز ہے، آج اس زیر تعمیر جامع مسجد کے خوبصورت بیسمنٹ میں آپ سب سے مخاطب ہونے کا شرف حاصل ہورہا ہے اور مجھے پورا اطمینان ہے کہ یہ تینوں کی تینوں منزلیں تعمیر ہوجائیں گی، اس کے بعد طلباء کی تعداد کو بھی اللہ تعالیٰ اس سے زیادہ بڑھائیں گے اور اس جگہ کا فیضان صبح قیامت تک جاری رہے گا، ہمارے حضرت نے ہمیں جو نعمت دی ہے، سیدنا امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے ساتھ عشق عطا فرمائی ہے، حضرت مفتی اعظم پاکستان مولانا شبیر احمد عثمانی رحمہ اللہ سے کسی نے پوچھا کہ حضرت! ہر کسی کی کوئی نہ کوئی محبوب شخصیت ہوتی ہے، آپ کا محبوب کون ہے؟ آپ کا معشوق کون ہے؟ تو حضرت اقدس مولانا شبیر احمد عثمانی رحمہ اللہ نے فرمایا میرے معشوق کا نام نعمان بن ثابت (امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ) ہے فرمایا کہ تم یہ ثابت کردو کہ یہ قول امام صاحب کا ہے تو میں قرآن وسنت سے دلائل کا انبار نہ لگادوں تو شبیر احمد میرا نام نہیں۔ تو یہ تھی اپنے اکابر سے محبت اور شغف، اس لئے ہم کو چاہیے کہ اپنے علماء دیوبند کے نقش قدم پر چلتے ہوئے اپنے مذہب، مسلک اور امام اعظم ابوحنیفہؒ کی تائید تحقیقی دلائل سے پیش کریں جیسا کہ شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق رحمہ اللہ کے انداز درس میں یہ بات واضح طور پر نظر آتی تھی، اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے اکابر واسلاف سے محبت اور عشق نصیب فرمائے۔ آمین

موتمر المصنفین کی طرف سے ایک عظیم علمی و تحقیقی سوغات

اسلام کا نظام اکل و شرب
و فلسفہ حلال و حرام

جدید ایڈیشن چھپ کر آ گیا ہے

(افادات)

حضرت مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ

امام ترمذی کی جامع السنن یعنی ترمذی شریف کے ابواب الاطعمۃ والاشربۃ کی نہایت موثر، دلنشین شرح، جدید عصری معلومات کی روشنی میں اسلام کے نظام اکل وشرب کے منفرد خصوصیات اور اسلام کے فلسفہ حلال وحرام پر اچھوتے انداز میں بحث۔

ضبط وترتیب : مولانا مفتی مختار اللہ حقانی

ضخامت: ۴۵۰ صفحات

ناشر : جامعہ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک نوشہرہ